بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۶۷	۹ نبوت ۱۳۴۴ہش ۱۴ رجب ۱۳۸۵ھ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال ناساز ہے۔ گو کل کی نسبت معمولی سا افاقہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۸ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل پھر حرارت ہوگئی۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

احباب جماعت کا شکریہ اور درخواست دعا

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر ہزاروں احباب جماعت نے خود آکر مجھ سے تعزیت فرمائی اور ابھی تک آنے کا سلسلہ جاری ہے۔ سینکڑوں تاریں اور خطوط اور ریزولیوشن وصول ہوچکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت کے اس اظہار خلوص محبت اور ہمدردی پر سر بے اختیار خداوند عزّ وجل کے آستانہ پر جھک جاتا ہے اور دل بے اختیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے احمدیہ جماعت کا بیج بویا جو آج ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے اور جن کے طفیل آج جماعت کو وہ اتحاد نصیب ہے کہ ہر احمدی ایک دوسرے کے لئے رشتہ داری کی محبت سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو آپ سب سے جو محبت تھی جو تعلق تھا اس کا اظہار ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں بلکہ آپ کی ساری زندگی میں آپ کے ہر فعل، ہر قول اور ہر حرکت سے ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے جماعت کو ہمیشہ ہی اپنی بیویوں اور بچوں پر مقدم رکھا جیسا کہ مارچ ۱۹۵۴ء میں جبکہ ایک دشمن نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا تھا آپ نے احباب جماعت کو ایک پیغام الفضل کے ذریعہ دیا تھا اس میں آپ نے لکھا تھا۔

"میں ہمیشہ آپ سے اپنی بیویوں اور بچوں سے زیادہ محبت کرتا رہا ہوں اور اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنے ہر عزیز اور ہر عزیز کو قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا ہوں۔ میں آپ سے اور آپ کی آنے والی نسلوں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی ہمیشہ اسی طرح عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔"

اسی محبت کے فیض سے آج میرے دل کی بھی یہی حالت ہے کہ خود دل غم سے پھٹ رہا ہوتا ہے۔ آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں مگر جب کوئی احمدی خاتون میرے پاس آکر رونے لگتی ہے تو مجھے اس کا غم اپنے غم سے بڑھ کر محسوس ہوتا ہے اور اس لمحہ میری آنکھیں خشک ہوجاتی ہیں اور میں اسے تسلی دینے لگتی ہوں۔

چونکہ ابھی نہ اتنی فرصت ہے اور نہ دل میں طاقت کہ ہر بہن اور بھائی کے خط یا تار کا الگ الگ جواب دے سکوں۔ اس لئے الفضل کے ذریعہ سب احباب جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان کو یقین دلاتی ہوں کہ انشاء اللہ العزیز وہ ہمیشہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رہیں گے اور ہمیشہ ہر دکھ درد میں وہ مجھے اپنا شریک پائیں گے اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

میں بھی اس مقدس تعلق کی بناء پر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی بقیہ زندگی اسلام احمدیت اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہبودی میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری زندگی کا ہر آنے والا لمحہ جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزرے آمین اللّٰھم آمین

میں جلد کوشش کروں گی کہ احباب جماعت کے خطوط کے جواب فرداً فرداً دے سکوں۔ والسلام خاکسار: مریم صدیقہ ۱۱/۱۱/۶۵ ۱۷

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ گزشتہ ہفتہ مغرب کے قریب سرگودہا سے لائل پور جاتے ہوئے لالیاں کے قریب محترمہ بیگم شیخ میاں محمد محسن صاحب کی کار کا حادثہ ہوگیا جس میں محترمہ بیگم صاحبہ ان کی بچی اور تین اور عزیز شدید زخمی ہوئے اور اسی حالت میں ان کو فضل عمر ہسپتال لایا گیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوری طبی امداد پہنچائی گئی۔ بیگم محسن صاحبہ نے نادار مریضان کے علاج کے لئے ۵۰۰ روپے کی رقم ادا کی ہے۔ اور ان کی بڑی صاحبزادی نے طلائی چوڑیاں جن کی قیمت ۱۵۹۶ روپے ہے نادار مریضان کے علاج کے لئے دی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ان سب زخمیوں کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ بیگم میاں محسن صاحب اور ان کے عزیزوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

امسال ہمارے جلسہ سالانہ کا انعقاد ۱۹، ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل ہونا قرار پایا ہے۔

احباب ابھی سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری کریں، مفصل پروگرام جلسہ سالانہ پھر شائع کیا جائے گا۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا انتخاب

یہ حقیقت تو جماعت کے شروع ہی سے ذہن نشین ہو چکی ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ارادہ سے جماعت میں خلافت المسیح کا قیام مستقل اور قیامت تک جاری رہنا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیۃ میں جو دو قدرتوں کی توضیح فرمائی ہے قدرتِ ثانیہ سے آپ کی مراد خلافت المسیح ہی ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ ابھی آپ کا جنازہ بھی نہ پڑھا گیا تھا کہ جماعت نے متفقہ طور پر سیدنا حضرت الحاج حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح الاول تسلیم کر لیا۔

یہ واقعہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس کو ایک معجزہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ جماعت میں ایسے با اثر حضرات بھی تھے جو آزادی پسند طبیعت رکھتے تھے اور خلافت کو ایک غیر ضروری پابندی محسوس کرتے تھے مگر قدرت خدا کا تقاضا اتنا زبردست تھا کہ سب کو سر جھکانا پڑا۔ اور سب نے آپ کو خلیفۃ المسیح مان لیا۔ اگرچہ بعد میں خلافت المسیح الاول کے تمام دور میں کھسر پھسر ہوتی رہی اور کنایوں اور اشاروں اور کبھی کبھی صاف طور پر بھی خلافت کی نافرمانی کا اظہار کیا گیا مگر کسی کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی۔

یہ نافرمانی کا اظہار بھی دراصل ایک تصرف الٰہیہ تھا۔ اس کا جماعت کو یہ فائدہ ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان تمام شکوک و شبہات کو نہایت زوردار انداز سے دور کر دیا جو متذبذب لوگ ظاہر کر سکتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جہاں تک خلافت کے اعتراضات کا تعلق تھا اس کا نہایت باصواب جواب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے کھلے کھلے الفاظ میں دے دیا ہے اور ہر قسم کے حملہ کا سد باب کر دیا ہے۔ اسی طرح جو کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی اس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض نے اور جماعت نے عمل کر کے دکھا دیا اور اس طرح جماعت کے دلوں میں خلافت کی حقیقت محکم طور پر جاگزیں ہو گئی۔

اس کے باوجود خلافت المسیح الثانیہ کے قیام کے وقت متذبذب حضرات خود بخود ہی جماعت سے علیحدہ ہو گئے اور جماعت خلافت کے تحت ایک ٹھوس چیز بن گئی۔ جو دوست خلافت کے نظام سے علیحدہ ہوئے وہ یونہی نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے ایک ہنگامہ برپا کر کے اور پورا زور لگا کر بالکل مایوس ہو کر ایسا کیا۔ یہ بھی ایک تصرف الٰہی تھا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جماعت میں خلافت کا نظام ہمیشہ تک کے لئے مقدر کیا ہوا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ جو کچھ بعض دلوں کے اندر تھا وہ کھل کر سامنے آ جائے اور جماعت کو علم ہو جائے کہ خلافت کو کیا کیا خطرات درپیش ہو سکتے ہیں اور ان کے تدارک کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔

جماعت سے متذبذبین کا ایک بڑا اور با اثر گروہ تو اسی وقت علیحدہ ہو گیا تھا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک ایک کے بدلے سینکڑوں مخلصین جماعت میں شامل ہوتے رہے تاہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طویل مگر نہایت اہم دور میں جماعت کی صفائی بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہی۔ اور بعض متذبذب حضرات علیحدہ ہوتے رہے۔

یہ امر بھی نصرت الٰہی کی ایک عظیم مثال ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آئندہ کے لئے ایک انتخابی ادارہ مجلس مشاورت میں احباب کے مشورہ سے مقرر فرما دیا۔ یہ اسی مبارک اقدام کی برکت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب کے وقت جو اسلامی ماحول پیدا ہوا اس کی نظیر نہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء میں ان واقعات کی توضیح فرمائی ہے۔

انتخابی ادارہ کے ارکان مسجد مبارک کے اندر جمع تھے اور دعاؤں میں مصروف تھے۔ باہر اہل ربوہ اور کچھ بیرونجات سے آئے ہوئے احباب فیصلہ کے انتظار میں دعاؤں میں مصروف تھے۔ جب انتخاب ہو چکا اور اعلان ہوا تو اس وقت تک تقریباً پانچ چھ ہزار دوست باہر جمع ہو چکے تھے اللہ اکبر اور منتخب خلیفہ کی دعاؤں سے فضا مرتعش ہو گئی۔ گھروں میں جو لوگ تھے وہ بھی دعاؤں میں اور خوشی کے نعروں میں مصروف ہو گئے۔

اس ضمن میں ایک دوست نے جو اس وقت مسجد مبارک کے باہر ہزاروں دوستوں کے ساتھ موجود تھے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ جب اعلان کے بعد خلقت ہجوم کر کے آگے بڑھنے لگی اور فلک شگاف نعروں کا شور بلند ہو رہا تھا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دھیمی سی آواز آئی کہ "دوست بیٹھ جائیں"۔ یہ سنتے ہی شور یکدم بند ہو گیا اور احباب جہاں جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ اطاعت خلیفہ کا یہ ایمان افروز نمونہ ہے۔ جو ایک الٰہی جماعت کا ہی شیوہ ہو سکتا ہے اور یہ خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔

اس وقت موجودہ احباب نے جن کی تعداد جیسا کہ کہا گیا ہے تقریباً پانچ چھ ہزار تھی خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی۔ یہ تقریباً ساڑھے دس بجے رات کا وقت تھا۔ بیعت کے بعد اکثر دوست اپنی اپنی جگہوں پر آ کر نفلوں میں مصروف ہو گئے۔ پچھلی رات مسجد مبارک میں تہجد کی نماز باقاعدہ ادا کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور لوگ دعاؤں میں مصروف رہے اور صبح کی نماز حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں ادا کر کے درود پڑھتے اور دعائیں کرتے ہوئے گھروں کی طرف واپس ہوئے۔ صبح کی نماز کے بعد بھی ان دوستوں نے بیعت کی جو رات کو بیعت نہ کر سکے تھے۔

جس جس نے انتخاب کی رات کا یہ نظارہ دیکھا ہے وہ رہتی زندگی تک اس کی روح کا سرمایۂ تسکین و ازدیاد ایمان بن گیا ہے۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے محولہ بالا خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ منکرین خلافت میں سے ایک سربرآوردہ دوست نے موجودہ انتخاب خلیفہ کے نظارہ سے متاثر ہو کر اعتراف کیا ہے کہ خلافت کے قیام و استحکام جماعت کے لئے ضروری ہے۔ اور انتخابی ادارہ کی اہمیت ایسی ہے۔ کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض ایسا ادارہ وضع فرما دیتے تو کسی فتنہ کا کوئی امکان نہ رہتا۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے خلافت سے جماعت کو نوازا اور اس کی برکات سے ہم سب کو حصہ لینے کی توفیق عطا کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو ہمیشہ ان برکات کا حامل و مورد فرماتا رہے۔ تاکہ جماعت اپنے مفوضہ کام کو سرانجام دینے میں صحیح راہ نمائی حاصل کرتی رہے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں مبشر فرزند

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث میرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ کے لئے الہامی بشارات

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد بشارتوں کے ماتحت پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی اولاد کے لئے مقدر فرمایا ہے کہ ان کے ذریعہ سے دینِ اسلام کی اشاعت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہوتا رہے گا حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالیگا اس لئے اسنے پسند کیا کہ اس خاندان (خاندانِ سادات۔ناقل) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چار فرزند عطا فرمائے۔ یہ سارے بیٹے الٰہی بشارت سے پیدا ہوئے تھے، ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے "نیک" اور "بابرکت" قرار دیا تھا۔ (سراج منیر صفحہ ۵۷) ان میں سے ایک (یعنی مصلح موعود رضؓ) کے لئے خاص وعدے بھی تھے حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور ایک کو ان میں سے ایک مردِ خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۴)

دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا ہے کہ:۔

"عرصہ بیس یا اکیس برس کا گذر گیا ہے کہ مَیں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ مَیں چار لڑکے دوں گا جو عمر پاویں گے۔ اسی پیشگوئی کی طرف مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۹ میں اشارہ ہے یعنی اس عبارت میں الحمد للّٰہ الذی وهب لی علی الکبر اربعة من البنین وانجز وعدہ من الاحسان یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد و ثناء ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دئیے اور اپنا وعدہ پورا کیا (جو مَیں چار لڑکے دوں گا) چنانچہ وہ چار لڑکے یہ ہیں محمود احمدؓ۔ بشیر احمدؓ۔ شریف احمدؓ۔ مبارک احمد جو زندہ موجود ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸)

چوتھے فرزند صاحبزادہ مبارک احمد کی ولادت پر جو دو الہام ہوئے تھے وہ یہ ہیں:۔

(۱) انّی اسقط من اللّٰہ واصیبه
(۲) کفٰی ھذا (تذکرہ صفحہ ۳۴۱-۳۴۲)

پہلے الہام میں صاحبزادہ مبارک احمد کہتے ہیں کہ "مَیں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا۔" دوسرے الہام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صاحبزادہ مبارک احمد کی ولادت پر فرمایا کہ یہ کافی ہے یعنی اب آپؑ کی صلب سے کوئی اور لڑکا پیدا نہ ہوگا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام انّی اسقط من اللّٰہ واصیبه کے متعلق تحریر فرما دیا تھا کہ:۔

"مَیں نے اپنے اجتہاد سے اسکی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اسکے ارادہ کے موافق ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ "مَیں چار لڑکے دوں گا جو عمر پاویں گے" اور حضورؑ اس وعدہ کے مصداق کے طور پر اپنے چار بیٹوں کے نام درج کرتے ہیں جن میں چوتھے نمبر پر صاحبزادہ مبارک احمد کا نام ذکر فرماتے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں کہ وہ "زندہ موجود ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸) مگر ساتھ ہی آپؑ لکھ چکے ہیں کہ مبارک احمد کے متعلق جو الہام ہے اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ "جلد فوت ہو جائے گا" (تریاق القلوب صفحہ ۴۲) حضور علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی مؤرخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوتی ہے اور صاحبزادہ مبارک احمد قریباً سوا سات برس کی عمر میں ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو وفات پا جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں مخالفین کی طرف سے لازماً یہ اعتراض کیا جانا تھا کہ مبارک احمد تو عمر پانے والا لڑکا ثابت نہ ہوا حالانکہ وعدہ میں عمر پانے والے چار لڑکے قرار دئے تھے؟ چنانچہ دشمنوں نے یہ اعتراض کیا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین کے اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مشہور اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کھلے کھلے طور پر خبر دیدی کہ مبارک احمد بلوغ کی عمر تک نہیں پہنچے گا اور خورد سالی میں ہی فوت ہو جائے گا اب کوئی ایمان دار سوچے کہ کیا یہ کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مقرر ہو چکی تھی اور اخباروں میں شائع ہو چکی تھی اس لئے یہ ایک بڑا بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا مگر تعصب کا کیا علاج؟ متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا انّا نبشّرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہہ ہوگا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔"

(اشتہار تبصرہ ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء
تبلیغِ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۷)

گویا جس طرح مبارک احمد کی صغر سنی کی وفات الہام کے مطابق تھی اسی طرح مبارک احمد کے قائمقام اور اسکے شبیہہ کا پیدا ہونا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک وعدہ تھا۔ اس جگہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ تحریر فرمایا ہے:۔

وبشّرنی بخامس فی حین من الاحیان۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۹)

کہ خدا نے مجھے پانچویں بچّے کی بشارت بھی دی ہے جو کسی نہ کسی وقت پیدا ہوگا۔"

ایک اور مقام پر حضور علیہ السلام نے اپنا الہام "انّا نبشّرک بغلام نافلة لك" درج فرمایا اور ترجمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵)

معزز بھائیو! صاحبزادہ مبارک احمد کی ولادت کے وقت کے الہام "کفٰی ھذا" کو مدّنظر رکھ کر آپ ان تمام الہامات پر غور فرما دیں تو صاف کھل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مبارک احمد کے قائمقام اور شبیہہ کی جو خوشخبری دی ہے اور جسے پانچواں بیٹا بھی قرار دیا ہے وہ حضور علیہ السلام کا نافلہ یعنی پوتا ہی ہے۔ اور شریعت کے رو سے قولاً اور عملاً پوتا ہی بیٹے کا قائمقام ہوتا ہے۔ پھر یہ بات کتنی ایمان افزا ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الہامات کا مصداق اپنے پوتے کو قرار دیا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"بیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اسی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۳۹ میں اس طرح پر یہ پیشگوئی لکھی ہے وبشّرنی بخامس فی حین من الاحیان یعنی پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اسکی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اسکے بارہ

میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر، الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ انا نبشرک بغلام نافلۃ لک نافلۃ من عندی۔ یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گزرا کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ سو یہ پیشگوئی ساڑھے چار برس کے بعد پوری ہوئی"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۸ و ص ۲۱۹)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک پانچواں فرزند آپ کا وہ پوتا ہے جو انا نبشرک بغلام کا بھی مصداق ہے۔ یہ درست ہے کہ حضور نے اس جگہ بطور تعیین صاحبزادہ نصیر احمد کا نام ذکر فرمایا ہے مگر واقعات نے ثابت کر دیا کہ عمر پانے والا پوتا جس نے صاحبزادہ مبارک احمد کا قائمقام بننا تھا وہ نصیر احمد نہیں تھا کیونکہ وہ چند ماہ بعد فوت ہو گیا تھا۔ اب واضح ہے کہ پانچواں **مبشر فرزند** جس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے اور جسے نافلہ بھی قرار دیا گیا ہے اور جس نے تبصرہ کے الہام ینزل منزل المبارک کے مطابق صاحبزادہ مبارک احمد کا قائمقام اور شبیہ بننا ہے وہ نصیر احمد کے علاوہ کوئی دوسرا پوتا ہے۔ سوال یہ کہ وہ کون ہے؟

آگے بڑھنے اور اس پوتے کی تعیین کرنے سے پہلے قارئین کرام یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح الموعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی یہ خبر دی تھی کہ آپ کو ایک خاص لڑکا دیا جائے گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا چنانچہ آپ نے اپنے خط مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا"۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴ ص ۳۲۰)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد پیدا ہوئے جو حضرت مرزا محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند گرامی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔

اس جگہ ایک اور ایمان افروز اقتباس اور اس کا پس منظر بھی آپ کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے۔ ہوا یوں کہ پٹیالہ کے ایک معاند منشی محمد یعقوب صاحب نائب تحصیلدار نے مخالفین کے جملہ اعتراضات کو سجا کر عشرہ کاملہ نامی کتاب شائع کی سلسلہ کی طرف سے مجھے اس کے جواب لکھنے پر مامور کیا گیا۔ اس کتاب میں ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے الہام ینزل منزل المبارک کا مصداق یعنی شبیہ مبارک احمد کون ہے اور کہاں ہے؟ اس اعتراض کے جواب میں میں نے دسمبر ۱۹۳۰ء میں گویا آج سے پینتیس برس پیشتر پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر کیا تھا کہ:-

"صاف کھل گیا کہ شبیہ مبارک احمد آپ کے صلب سے نہ ہوگا بلکہ وہ آپ کا پوتا ہوگا۔ اے منکرین! سنو اور گوش ہوش سے سنو کہ مبارک احمد کا قائمقام اور شبیہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہونے والا مولود مسعود ہے جس کا نام صاحبزادہ ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ ہے اور حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا فرزند ارجمند ہے کیا کوئی ہے جو ایمان لائے؟"

(تفہیمات ربانیہ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۳۶ و ایڈیشن دوم مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۴ء ص ۱۳۳)

میری کتاب تفہیمات ربانیہ کے مسودہ کا یہ ابتدائی حصہ طباعت سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی ملاحظہ فرمایا تھا چنانچہ حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء کی تقریر میں فرمایا کہ:-

"اس کا نام میں نے تفہیمات ربانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ میں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا تھا"۔

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۱ء)

میں اب سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اس وقت جو باتیں مجھے سمجھائی تھیں ان میں ایک یہ بات بھی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک کے مصداق اس وقت کے میرے محبوب دوست صاحبزادہ ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور قدرت سے آج کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت پر احمدی جماعتوں اور تنظیموں کی طرف سے گہرے غم و الم اور تعزیت کا اظہار اور خلافتِ ثالثہ کی اطاعت کا اقرار

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تعزیتی قرارداد اس سے پہلے شائع ہو چکی ہے مجلس عاملہ کی ایک دوسری قرارداد جس میں خلافت ثالثہ کی پوری پوری اطاعت کرنے کا اقرار کیا گیا ہے۔ درج ذیل کی جاتی ہے:-

ہم ممبرات بھی مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پُر ملال پر حضور کے مقرر کردہ قوانین کی وجہ سے خلیفہ ثالث کے انتخاب کو خدائی انتخاب یقین کرتی ہیں اور اقرار کرتی ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پوری پوری اطاعت کریں گی اور آپ کے ارشاد کے مطابق خدمت اسلام و احمدیت کے لئے کمربستہ رہیں گی اور دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت حقہ سے وابستہ رکھے آمین۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۲)

لجنہ اماء اللہ ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ مقدس ہستی جس کی پیدائش سے ۹ برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی تھی کہ میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں جو حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جو اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ وہ مقدس آقا جس نے پچیس سال کی عمر میں جماعت کو سنبھال لیا اس نے اپنے قول و فعل سے الہامات کے تمام الفاظ کو ثابت کر دیا، جو نوجوانوں کا باپ، بوڑھوں کا سہارا اور رہبر۔ بچوں کا مشفق، عورتوں کا محافظ، بیواؤں اور یتیموں کا والی، ہر دکھی آواز کا مجیب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عاشق صادق اور توحید کا علمبردار تھا آج ان کا سایۂ رحمت ہم سے جدا ہو گیا اس پیارے آقا کی جدائی پر ہمارے دل محزون اور آنکھیں اشکبار ہیں، وہ مقدس انسان جس کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی توحید کے لئے اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی مخلوق کے لئے وقف تھا، جس نے دشمن کے ہر تیر کو اپنے سینہ پہ کھایا اور ہر مشکل وقت میں قوم کا رہبر و رہنما تھا اس کی جدائی ہمارے لئے بظاہر ناقابل برداشت تھی مگر ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ کیونکہ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ تبارک تعالیٰ ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ ہمیں آپ کے ... پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔

ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ اس صدمہ عظیم پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں اپنے انتہائی جذبات رنج و غم و دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ)

---

۴ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ہیں۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

بالآخر در مندانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کی بھی غیر معمولی نصرت فرمائے اور اس کا سایہ ہمیشہ آپ کے سر پر ہو اور خدائی کلام کے مطابق آپ لمبی عمر پانے والے ہوں اور دنیا آپ کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کرے۔ اللھم آمین یا رب العلمین

انتخابات قائدین مجالس برائے سال ۶۷-۱۹۶۵ء

ہمارا نیا سال خدا تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے اس سے پہلے متعدد اعلانات کے ذریعہ قائدین اضلاع اور مجالس کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ جن مجالس کے قائدین کے انتخاب برائے سال ۶۷-۱۹۶۵ء نہیں ہوئے وہاں پر جلد انتخاب کروا کر رپورٹ بھجوائی جائے تا منظوری بھجوائی جاسکے اور نئے قائدین سالانہ پروگرام کو شروع سال سے ہی عملی جامہ پہنانے کی طرف پوری توجہ دے سکیں لیکن ابھی تک بہت کم مجالس کے قائدین کی انتخابات کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں یہ امر افسوسناک ہے قائدین اضلاع کی خدمت میں بالخصوص اور قائدین مجالس کی خدمت میں بالعموم درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد باقی مجالس کے انتخاب کروا کر رپورٹ ارسال فرمادیں جزاکم اللہ تعالیٰ

بوقت انتخاب درج ذیل ہدایات کا خاص خیال رکھیں:-

۱- انتخاب پریذیڈنٹ / امیر یا قائد ضلع / علاقہ یا مرکزی نمائندہ کی صدارت میں ہونا چاہیئے

۲- جو خادم دو دفعہ قائد منتخب ہو کر چار سال متواتر قائد رہ چکا ہو اس کا نام قائد کے انتخاب کے لئے پیش نہ کیا جائے

۳- جس خادم کا نام پیش کیا جائے وہ اسلامی شعار کا پابند ہو داڑھی نہ منڈواتا ہو جماعتی یا مجلسی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو اور تین ماہ سے زیادہ کا بقایا دار نہ ہو دیانتدار۔ راستباز۔ اور نظام کا پابند ہو۔

۴- کورم اجلاس تمام خدام کی تعداد کا کم از کم نصف ہونا ضروری ہے اور ہر خادم جو انتخاب کے وقت اجلاس میں حاضر ہو اسے اپنا ووٹ کسی نہ کسی کو دینا ضروری ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کا مرکزی امتحان

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۱۷؍ ستمبر کو ہونے والا "سندی" امتحان ہنگامی حالات کے پیش نظر ملتوی کر دیا گیا تھا اب یہ امتحان ۲۸؍ نومبر بروز اتوار منعقد ہوگا۔ قائدین کرام اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام کو اس امتحان میں شامل کرنے کے لئے تیار کریں اس سلسلہ میں انہیں مناسب تعداد میں پرچے بھجوائے جارہے ہیں انہیں صرف ۲۸؍ نومبر کو ہی کھولا جائے اگر ارسال کردہ پرچوں کی تعداد کم ہو تو زائد شامل ہونے والے خدام کو پرچہ لکھوا دیا جائے۔

لائحہ عمل کی رو سے اس امتحان میں شریک ہونا ہر خادم کے لئے ضروری ہے اس کے لئے حسب ذیل نصاب مقرر کیا گیا تھا۔

قرآن کریم پہلا پارہ مع ترجمہ ۴۰ نمبر۔ حدیث شریف نبراس المومنین ۳۰ نمبر کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔ کتابچہ علم دینی معلوم شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۳۰ نمبر۔ کل نمبر ۱۰۰

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی رسید بک نمبر ۲۵۷۱ گم ہو چکی ہے جملہ مجالس محتاط رہیں۔ کسی شخص کو اس رسید بک پر کوئی رقم ادا نہ کریں بلکہ اگر کہیں کسی کے پاس یہ رسید بک دیکھیں تو مرکز میں فوری طور پر اطلاع کریں اور اگر کسی دوست کے پاس یہ رسید بک غلطی سے پڑی ہو تو وہ براہ کرم مرکز میں جمع کرادیں۔ جزاکم اللہ۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ کیڈٹ کالج کوہاٹ

داخلہ آٹھویں جماعت، میٹرک تک سہ سالہ کورس۔ نیز انٹرمیڈیٹ آرٹس و سائنس (نان میڈیکل) فیس مع خوراک ۱۴۴۰ روپے سالانہ۔ وظائف بنا بر قابلیت۔ امتحان داخلہ کوہاٹ۔ پشاور۔ راولپنڈی اور لاہور میں ۲۶؍۱۲؍۶۵ کو مضامین ریاضی، انگلش و اردو۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ دو روپے کا پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل کیڈٹ کالج کوہاٹ بھیج کر۔ (پ ٹ ۱۵؍۱۱؍۶۵)

(ناظر تعلیم ربوہ)

یہ وصایا داخل دفتر کر دی گئی ہیں

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ عدم تکمیل مجلس کارپرداز کے اجلاس منعقدہ ۶؍ ستمبر ۱۹۶۵ء کے تحت داخل دفتر کر دی گئی ہیں یہ اصحاب موصی نہیں ہیں۔ اب اگر یہ نظام وصیت میں شامل ہونا چاہیں تو اپنے موجودہ حالات اور موجودہ جائداد اور آمد کے مطابق دوبارہ وصیت کر سکتے ہیں بشرطیکہ پہلے کی طرح بے توجہی نہ کریں اور وصیتوں کو فوراً مکمل کر دیں۔

یہ وصایا جو داخل دفتر کر دی گئی ہیں ان کے متعلق مجلس کارپرداز کے فیصلوں کی اطلاع متعلقہ اصحاب کے علاوہ مقامی جماعت کو بھی دی جارہی ہے اور احتیاطاً یہ اعلان کیا جارہا ہے تاکہ متعلقہ اصحاب اور مقامی جماعت کو اطلاع ہو جائے اور کوئی غلط فہمی نہ رہے کوئی بات مزید دریافت طلب ہو تو دفتر سے رابطہ پیدا کریں۔

نمبر وصیت	نام	ولدیت	تاریخ وصیت	سکونت مندرجہ وصیت
۱۴۱۹۳	احمد الدین صاحب	میاں اللہ بخش صاحب	۲۷-۶-۵۵	جابکے ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ
۱۴۱۹۵	محمد اسماعیل صاحب	گھسیٹا صاحب	۲۶-۶-۵۵	سوہاوہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع ء
۱۴۲۴۳	محمد سلیمان صاحب	چوہدری رحیم بخش صاحب	۲۸-۱۱-۵۵	محمود پور ڈاکخانہ کریال کلاں تحصیل [illegible] ضلع گو[illegible]
۱۴۲۷۱	میاں عمر دین صاحب	میاں عبید صاحب	۲۸-۱-۵۶	چک ۷۴ ضلع ملتان
۱۵۹۱۰	محمد اسلم جاوید صاحب	مرزا کمالا خان صاحب	۱۶-۱۰-۶۰	کراں ضلع کیمبل پور
۱۶۲۸۲	ملک محمد نواز صاحب	ملک خان محمد صاحب	۱۳-۴-۶۱	چک ۴۵ گ ب ضلع لائلپور
۱۶۳۶۳	چوہدری محمد علی صاحب	چوہدری محمد علی صاحب	۱۲-۹-۶۱	منٹگمری
۱۷۹۹۰	امۃ المنان صاحبہ	محمد طفیل صاحب	۵-۲-۶۳	۹/۱۲۸-ایل ضلع منٹگمری

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

شدید درد اور تکلیف

کے لئے منٹوں میں اثر کرنے والی اور پرانی امراض میں لمبے عرصے تک گہرا اور دور رس اثر کرنے والی شفا بخش ادویات سے ہومیو پیتھی کا دامن بھرا ہوا ہے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

اعلان ضرورت

ہمیں ربوہ میں اخبارات کی تقسیم کے لئے دو آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۶۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ اس سلسلہ میں صرف ایسے دوست مجھ سے رابطہ پیدا کریں جن کے پاس اپنے سائیکل ہوں

رشید احمد۔ رشید نیوز ایجنسی گولبازار۔ ربوہ

فارم منیجر کی ضرورت ہے

ضلع حیدرآباد میں واقع ایک ۱۶۰۰ ایکڑ قطعہ اراضی پر کھیتی باڑی کے لئے ایک منیجر کی ضرورت ہے۔ درخواست دہندہ کو جدید طریقہ پر مشینوں کے ذریعہ کاشت کرنے کا تجربہ ہونا لازمی ہے اس قطعہ اراضی پر گنا۔ گندم۔ کپاس کی فصلیں ہوتی ہیں۔ اور آم اور کیلوں کے باغات ہیں۔ صرف کام کا عملی تجربہ رکھنے والے ایگریکلچر گریجویٹ حضرات اپنی درخواستیں مع پاسپورٹ سائز فوٹو اور قابل قبول شرائط مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

شاہنواز لمیٹڈ ویسٹ وہارف کراچی۔

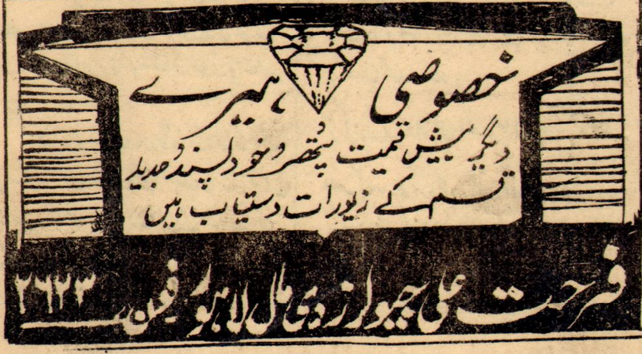

پاکستان کشمیریوں کو حقِ خود اختیاری دلانے کی جدوجہد ہرگز ترک نہیں کریگا

اس راہ میں اسے جتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں وہ دے گا۔ قومی اسمبلی میں جناب بھٹو کی تقریر

راولپنڈی ۱۸ نومبر۔ وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ اگر ہندوستان یہ سمجھتا ہے کہ وہ پاکستان کے دس کروڑ عوام کے جذبہ کو جنھوں نے کشمیری عوام کو آزاد کرانے کا تہیہ کر رکھا ہے ختم کر سکتا ہے تو یہ اس کی بہت بڑی بھول ہے۔ وہ کل سہ پہر قومی اسمبلی میں پاکستان پر ہندوستان کے حملے کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہنگامی صورتِ حال پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے تقریر کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا پاکستان کو خواہ کتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں وہ کشمیریوں کو حقِ خود اختیاری دلانے کی جدوجہد کو ہرگز ترک نہیں کرے گا۔ انھوں نے مزید کہا ہم کشمیری عوام سے انہیں حقِ خود اختیاری دلانے کا جو وعدہ کر چکے ہیں ہم اسے ہر قیمت پر اور ہر حالت میں پورا کریں گے۔ ہم حق پر ہیں اور انشاء اللہ فتح بھی ہماری ہی ہو گی۔ انھوں نے واضح الفاظ میں اعلان کیا اگر ہندوستان نے پاکستان پر پھر حملہ کیا تو ہم نہ صرف اپنے علاقہ میں اس کا مقابلہ کریں گے بلکہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اس کے علاقہ میں بھی جا کر اس پر کاری ضرب لگائیں گے۔

جناب وزیر خارجہ نے کہا ۵۰ لاکھ کشمیری عوام کی جدوجہدِ آزادی ایشیا اور افریقہ میں سامراج کے خلاف لڑی جانے والی ایک بڑی لڑائی کا ہی حصہ ہے۔

انھوں نے خبردار کیا کہ کشمیر کے لوگوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر نو آبادیاتی نظام کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ انھوں نے کہا تاریخ شاہد ہے کہ کوئی سامراجی طاقت دوسرے ملکوں کے عوام کو مستقل طور پر غلام بنا کر نہیں رکھ سکی۔ اور اسے بالآخر انہیں آزاد کرنا ہی پڑا ہے۔ پھر کشمیر کے ۵۰ لاکھ باشندوں کو کیونکر غلام بنا کر رکھا جا سکتا ہے۔ بھارت خواہ کتنا ہی ظلم و ستم توڑے اور خواہ کیسے ہی ناروا ہتھکنڈے استعمال کرے اسے بالآخر کشمیر کے عوام کو آزاد کرنا ہی پڑے گا ورنہ وہ خود اپنا یہ حق لے کر ہی رہیں گے۔ انھوں نے واضح کیا کہ کشمیری عوام کی جدوجہدِ آزادی اور ان کی حمایت میں پاکستان کی جدوجہد کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان برابر اپنے کشمیری بھائیوں کی حمایت کرتا رہے گا۔ خواہ اسے ایک ہزار سال تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا پڑے۔

مجاہدینِ آزادی کا ذکر کرتے ہوئے جناب بھٹو نے کہا کشمیر کے یہ مجاہدین کشمیر کے بہادر فرزند ہیں۔ انھوں نے بھارتی غلامی کا جوا اتار پھینکنے کے لئے اپنی جانوں کی بازی لگا رکھی ہے۔ اگر آزاد علاقہ کے کچھ لوگ ان کی اس جدوجہد میں ان کا ساتھ دے رہے ہیں اور ان کی مدد کر رہے ہیں تو انہیں اس امر کا پورا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے کشمیری بھائیوں کی ہر ممکن طریقہ سے مدد کریں۔

انھوں نے کشمیر پر ہندوستان کے غاصبانہ قبضہ اور اس کی ظالمانہ کارروائیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے کشمیر پر اس لئے قبضہ کیا ہے اور بین الاقوامی معاہدوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینک کر وہ اس لئے اس قبضہ کو برقرار رکھنے پر تلا ہوا ہے تاکہ وہ پاکستان کو تباہ کر سکے۔ وہ جانتا ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اسی لئے وہ کشمیر کو غلام بنا کر پاکستان کو غلام بنانا چاہتا ہے۔

انھوں نے کہا صدر ایوب نے ہندوستان سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے کئی مرتبہ پہل کی ہے لیکن بھارت نے ایک مرتبہ بھی تو دوستی کا جواب دوستی سے نہیں دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے دل سے کبھی پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا وہ تو پاکستان کو ختم کرنا چاہتا ہے اور اسے اپنا دشمن نمبر ایک گردانتا ہے۔

جناب بھٹو نے کہا ہم امن چاہتے ہیں لیکن یہ امن باعزت ہونا چاہیئے برخلاف اس کے ہندوستان امن کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے وہ طاقت کے بل پر مسلسل دوسروں کے علاقہ پر قبضہ کرتا چلا آرہا ہے۔ حتیٰ کہ ۶ ستمبر کو اس نے پاکستان پر بھی حملہ کر دیا۔ ہمارا ملک ایک چھوٹا سا ملک ہے اس کے باوجود ہم نے مونہہ توڑ جواب دیا اور اس کے پاکستان پر قبضہ کرنے کے سب منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ گزشتہ اٹھارہ سال میں بھارت کا جو کردار رہا ہے اس سے عیاں ہے کہ وہ عادت سے مجبور ہے۔ طاقت کے نشہ میں سرشار ہو کر دوسروں پر حملہ کرنا اس کی عادت بن چکی ہے۔

مخالف پارٹی کے لیڈر شاہ عزیز الرحمن نے کہا پاکستان پر ہندوستان کے حملہ کا مقابلہ کرنے میں قوم نے مکمل اتحاد اور نظم و ضبط کا ثبوت دیا ہے ہم آج خدا کے فضل سے چٹان کی طرح متحد اور مضبوط ہیں اور دشمن کے ہر حملہ کا مقابلہ کرنے اور اسے ناکام بنانے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں ہمارا یہ اتحاد انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا اور کوئی اسے گزند نہیں پہنچا سکے گا۔

مخالف پارٹی کے جناب مسیح الرحمٰن نے کہا حق کی حمایت کرنا ہم پاکستانیوں کی روایت ہے ہم کشمیر کے ۵۰ لاکھ باشندوں کو آزاد کرانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں اور وقت آنے پر اس سے دریغ نہیں کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری جناب میجر ذوالفقار علی قزلباش اور مخالف پارٹی کے جناب ابوالقاسم نے بھی تقاریر کیں۔ اور اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہداء نے اپنے خون سے پاکستان کو نئی زندگی عطا کی ہے

مسلح افواج کو قومی اسمبلی کا پرجوش خراجِ تحسین

راولپنڈی۔ ۱۸ نومبر۔ پاکستان کے دس کروڑ عوام کی جانب سے کل قومی اسمبلی نے عساکرِ پاکستان کے جانباز غازیوں اور ان زندہ جاوید شہیدوں کو پرخلوص نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جنہوں نے پاکستان کو زندگی عطا کرنے کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔

قائدِ ایوان خان اے صبور خان قائد حزبِ اختلاف مسٹر نور الامین اور سابق سپیکر مسٹر فضل القادر چوہدری نے ایوان میں ایک قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے شہداء اور غازیوں کو ان کی بے مثال شجاعت اور استقامت پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔

بھارتی حملہ آوروں کو مونہہ توڑ جواب دینے پر پاکستانی افواج کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے یہ قرارداد پیر کے روز قائدِ ایوان خان اے صبور نے پیش کی تھی۔ ایوان نے کل تالیوں کی گونج میں اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

قرارداد میں ان دوست ممالک کا دلی شکریہ بھی ادا کیا گیا جنہوں نے بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی حمایت کی اس کے بعد اسمبلی نے کھڑے ہو کر شہیدوں کیلئے فاتحہ خوانی کی۔

صدر ایوب کے لئے غازی کا لقب

راولپنڈی ۱۸ نومبر۔ فلسطین کے مفتیٔ اعظم اور موتمر عالم اسلامی کے سربراہ الحاج امین الحسینی نے صدر ایوب کو "غازی" کا لقب دیا ہے۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر عبدالمتین نے جنہوں نے بیروت میں مفتیٔ اعظم سے ملاقات کی بتایا کہ مفتیٔ اعظم نے صدر ایوب خان کو یہ لقب پاکستان پر بھارت کے حملے کو پسپا کرنے پر عطا کیا ہے۔

ترکی کے ۹ فوجی افسر جاں بحق ہوگئے

انقرہ ۱۸ نومبر۔ کل ایک فضائی حادثہ میں ترک فوج کے ۹ افسر جاں بحق ہوگئے یہ حادثہ انقرہ کے نواح میں پیش آیا۔

خریدارانِ "انصار اللہ" کے لئے ضروری اطلاع

ماہنامہ "انصار اللہ" کا نومبر ۱۹۶۵ء کا شمارہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر ۱۵ نومبر کو شائع نہیں ہو سکا۔ پرچہ انشاء اللہ ۲۵ نومبر کو بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائے گا۔ جملہ خریدار صاحبان مطلع رہیں۔

(مینجر انصار اللہ ربوہ)